25واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیۓ جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعرات 24 نومبر 2016

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات

1۔ محکمہ اوقاف و مذہبی امور 2۔ کان کنُی و معدنیات

3۔ تحفظ ماحول

بروز پیر 29 اگست 2016 کے ایجنڈا سے معزز رکن کی درخواست پر زیر التواء سوال

بہاولپور میں محکمہ اوقاف کی سرکاری اراضی و دیگر تفصیلات

*7330: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیاوزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بہاولپور ضلع میں محکمہ اوقاف کے تحت کہاں کہاں کتنی کتنی زمین ہے ہر علاقہ کی علیحدہ علیحدہ تفصیل بیان فرمائیں اور کتنی زمین پر کہاں کہاں ناجائز قبضہ کب سے ہے اور محکمہ نے یہ قبضہ چھڑوانے کے لیے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) بہاولپور شہر میں اندرون شہر مشہور و معروف مسجد الصادق کے ساتھ کتنی دکانیں منسلک ہیں نیز اس مسجد کے لئے نواب آف بہاولپور نے کتنا زرعی رقبہ مختص کیا تھا اس رقبہ کا Status کیا ہے پچھلے پانچ سال وائز اس سے کتنی آمدنی ہوئی ہے نیز مسجد سے ملحق دکانوں کا فی دکان کتنا کرایہ ہے تفصیل بیان کریں نیز مسجد کے اطراف جو پرائیویٹ دکانیں ہیں ان کا کتنا کرایہ چل رہا ہے؟

(تاریخ وصولی 9 فروری 2016 تاریخ ترسیل 10 مئی 2016)

جواب

وزیر اوقاف و مذہبی امور

(الف) ضلع بہاولپور میں 806 ایکڑ 1 کنال 12 مرلے اراضی محکمہ اوقاف کے زیر تحویل ہے جس کی موضع و تحصیل وائز تفصیل "پرچم الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ضلع بہاولپور میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل رقبہ پر ناجائز قبضہ کی تفصیل معہ نام ناجائز قابضین و عرصہ قبضہ اور محکمہ کی طرف سے ان کے خلاف کی گئی کارروائی کی تفصیل "پرچم ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جامع مسجد الصادق بہاولپور کے ساتھ کل 287 دکانات منسلک ہیں جن کی مکمل تفصیل بمعہ ماہوار کرایہ کی تفصیل

"پرچم ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ نواب آف بہاولپور نے مسجد کیلئے کوئی زرعی رقبہ مختص نہ کیا تھا مسجد سے منسلک دکانات کا اوسط ماہوار کرایہ مبلغ 1212 روپے فی دکان ہے جبکہ مسجد کے اطراف

میں تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کی دکانات ہیں جن کا اوسط ماہوار کرایہ مبلغ۔/3000روپے فی دکان ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 26اگست 2016)

بروز پیر 29اگست 2016کے ایجنڈا سے معزز رکن کی درخواست پر زیر التواء سوال

دریائے سندھ کی OWL سے لوہا کی پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

*7736:جناب احمد خان بھچر:کیا وزیر کان کنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)کیا یہ درست ہے کہ ضلع میانوالی اور دیگر علاقہ جات یہاں سے دریائے سندھ گزرتا ہے دریا کے علاقہ میں جو OWL پائی جاتی ہے اس میں 60سے 70فیصد تک لوہا پایا جاتا ہے جبکہ حکومت باہر سے جو خام مال لوہے کی تیاری کے لئے خریدتی ہے اس میں 50سے 60فیصد لوہا ہوتا ہے؟

(ب)کیا حکومت دریائے سندھ کے ان علاقوں میں پائی جانے والی OWL سے لوہے کی تیاری کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 15اپریل 2016تاریخ ترسیل 5مئی 2016)

جواب

وزیر کان کنی و معدنیات

(الف)غالباً معزز رکن اسمبلی کی مراد آئرن اور (Iron ore)ہے۔دریائے سندھ کا پانی کروڑوں سال سے بالائی پہاڑی علاقوں/چٹانوں سے گزر رہا ہے جو کہ پتھروں کے توڑ پھوڑ کا سبب بنتا ہے اور آخری مرحلہ میں یہ ریت/مٹی کی شکل اختیار کرلیتا ہے یہی ریت دریائے سندھ، ضلع میانوالی و دیگر علاقہ جات میں پائی جاتی ہے۔اس ریت میں مختلف معدنیات کے ذرات بشمول سونا و خام لوہا انتہائی معمولی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ان معدنیات کو Placer Deposits کہا جاتا ہے۔اس خام لوہے میں 60سے 70فیصد تک لوہا موجود ہونا یقینی نہ ہے۔

(ب)میانوالی اور دیگر علاقہ جات جہاں سے دریائے سندھ گزرتا ہے، مقامی لوگ بذریعہ Panning یعنی چھاننا سے سونے کے ذرات کی معمولی مقدار نکالتے رہتے ہیں۔اس کے پیش نظر

محکمہ معدنیات حکومت پنجاب نے پنجاب میں پائی جانے والی دیگر معدنیات کے تفصیلی سروے کے ساتھ ساتھ ان Placer Gold Deposits کے سروے کا پراجیکٹ برائے سال 19-2016 تک بنایا ہوا ہے تاکہ اس کے Economical ہونے کا جائزہ لیا جاسکے۔ تاہم دریائے سندھ کی ریت میں خام لوہے کے ذرات چونکہ انتہائی کم مقدار میں پائے جاتے ہیں اور اس کی مالیت بھی انتہائی کم ہوتی ہے لہذا
Un-Economical ہونے کی وجہ سے لوہے کے یہ معمولی مقدار کے ذرات صنعتی لوہا بنانے کے قابل نہ ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 25 اگست 2016)

بروز پیر 29 اگست 2016 کے ایجنڈا سے معزز رکن کی درخواست پر زیر التواء سوال

ضلع ساہیوال میں فضائی آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

*8016: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں فضائی آلودگی کی روک تھام کیلئے سال 15-2014 اور 16-2015 میں جو منصوبے بنائے گئے ان کی الگ الگ تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) ضلع ساہیوال میں فضائی آلودگی کا لیول کتنا ہے نیز مقررہ حد سے کتنا زیادہ ہے اور زیادہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں اس کی روک تھام کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) ضلع ساہیوال میں فضائی آلودگی کو کم کرنے کیلئے جن جن منصوبہ جات پر عمل کیا جارہا ہے ان کی تکمیل کی مدت کتنی ہے اور ان منصوبہ جات پر اب تک کل کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

(تاریخ وصولی 2 جون 2016 تاریخ ترسیل 9 اگست 2016)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) ضلع ساہیوال میں فضائی آلودگی کی روک تھام کیلئے سرکاری سطح پر 15-2014 اور 16-2015 میں کوئی منصوبہ نہیں بنایا گیا ہے۔ البتہ پنجاب کی سطح پر منصوبے بنائے گئے ہیں۔

اس سلسلے میں لاہور کے لیے ایک ائیر مانٹیرنگ اسٹیشن خرید لیا ہے جبکہ مزید 05 مانیٹرنگ اسٹیشن خریدے جارہے ہیں جس میں سے ضلع ساہیوال میں بھی ایک اسٹیشن لگایا جائیگا۔ جس منصوبے کے تحت یہ مانیٹرنگ اسٹیشن خریدے جارہے ہیں اس منصوبے کا نام Establishment of Air Quality Monitoring Stations in Punjab ہے۔

(ب)ادارہ تحفظ ماحول پنجاب کی لیبارٹری کی ٹیم نے ساہیوال شہر میں فضائی آلودگی کا لیول چیک کرنے کیلئے مورخہ 27.4.2015 تا 01.05.2015 رہائشی، کمرشل، سڑکوں کے کنارے اور سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے نزدیک علاقوں کی مانیٹرنگ کی۔ اس مانیٹرنگ کے دوران اہم گیسیں مثلاً سلفرڈائی آکسائڈ (SO2)، نائٹرک آکسائیڈ (NO) نائٹروجن ڈائی آکسائیڈ (NO2)، کاربن مونو آکسائیڈ (CO) اور سانس کے ذریعے جسم میں داخل ہونے والے ذرات (PM2.5) Respirable Particulate Matter چیک کیے گئے۔ تمام جگہوں پر صرف Respirable Particulate Matter کی مقدار National Environmental Quality Standards سے زیادہ ہے یہ مقدار شہری علاقوں میں نسبتاً زیادہ ہے جس کی اہم وجہ گاڑیوں اور دوسرے غیر متحرک ذرائع سے فضائی آلودگی کا اخراج ہے۔ باقی چیک کردہ گیسوں کی مقدار National Environmental Quality Standards سے متجاوز نہ ہے۔

تحفظ ماحول لیب پنجاب لاہور رپورٹ بطور Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے بڑھتی ہوئی ٹریفک آلودگی کی اہم وجہ ہے جس کیلئے محکمہ تحفظ ماحول ساہیوال کی ٹریفک پولیس اور سیکرٹری آر ٹی اے ساہیوال کے ساتھ مل کر ٹریفک آلودگی کو کنٹرول کرنے کیلئے مہم جاری ہے۔ 10 گاڑیوں کے کیس ماحولیاتی مجسٹریٹ کی عدالت میں زیر سماعت ہیں۔ جبکہ 25 مقدمات میں آلودگی پیدا کرنے والی گاڑیوں کو ماحولیاتی مجسٹریٹ کی جانب سے /-6,000 2 روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ فضائی آلودگی کا سبب بننے والے بھٹہ خشت اور مختلف قسم کی فیکٹریوں کے خلاف پنجاب

ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت کارروائی کی جارہی ہے۔ان فیکٹریوں اور بھٹہ خشت کی تفصیل بطور Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں فضائی آلودگی کی روک تھام کیلئے سرکاری سطح پر کوئی منصوبہ نہیں بنایا گیا ہے البتہ پنجاب کی سطح پر منصوبے بنائے جارہے ہیں۔اس سلسلے میں لاہور کے لیے ایک ائیر مانٹیرنگ اسٹیشن خرید لیا ہے جبکہ مزید 05 مانیٹرنگ اسٹیشن خریدے جارہے ہیں جس میں سے ضلع ساہیوال کے لیے بھی ایک اسٹیشن رکھا گیا ہے۔جس منصوبے کے تحت یہ مانیٹرنگ اسٹیشن خریدے جارہے ہیں اس منصوبے کا نام Establishment of Air Quality Monitoring Stations in Punjab ہے جس کی کل لاگت 88 ملین روپے ہے۔مزید مطلع کیا جاتا ہے کہ محکمہ تحفظ ماحول نے پنجاب پاورڈویلپمنٹ بورڈ کو قادر آباد ساہیوال میں کوئلے سے چلنے والے پاور پراجیکٹ کی منظوری دے دی ہے۔اس منظوری کے تحت قومی ماحولیاتی معیار (NEQS) کی تعمیل کے لیے آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لیے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائے جائیں گے اور مزید یہ کہ مرکری کنٹرول سسٹم بھی لگایا جائے گا۔پلانٹ مالکان 30,000 درخت بھی لگائیں گے۔اس کے علاوہ بڑے آلودگی پھیلانے والے عناصر کی نشاندہی کیلئے ائیر پولوشن مانیٹرنگ اینالائزرز بھی لگائے جائیں گے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 26 اگست 2016)</u>

بروز پیر 29 اگست 2016 کے ایجنڈا سے معزز رکن کی درخواست پر زیر التواء سوال

ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کے دربار اور اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*8017: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کے تحت درباروں کی تعداد تحصیل وائز بتائیں؟

(ب) 15-2014 اور 16-2015 میں ان درباروں سے کتنی آمدن اور کتنے اخراجات ہوئے، تفصیل دربار وائز بتائیں؟

(ج) جو دربار محکمہ کی تحویل میں نہ ہیں کیا محکمہ ان کو اپنی تحویل میں لینے کا ارادہ رکھتا ہے نیز ان درباروں کی تعداد کتنی ہے؟

(د) ضلع بھر میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی ہے اور کتنی اراضی پر کتنے لوگوں نے قبضہ کرر کھا ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ہ) کتنی اراضی محکمہ اوقاف نے لیز/ ٹھیکہ پر دے رکھی ہے؟

(تاریخ وصولی 2 جون 2016 تاریخ ترسیل 9 اگست 2016)

جواب

وزیر اوقاف و مذہبی امور

(الف) 1۔ تحصیل ساہیوال میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل مزارات کی تعداد 09 ہے۔

2۔ تحصیل چیچہ وطنی میں محکہ اوقاف کے زیر تحویل مزارات کی تعداد 05 ہے۔

(ب) سال 15-2014 اور سال 16-2015 کے دوران ان درباروں سے حاصل آمدن اور اخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

آمدن 15-2014	اخراجات 15-2014	آمدن 16-2015	اخراجات 16-2015
-/12026611 روپے	-/7338539 روپے	-/13817994 روپے	-/8577270 روپے

(ج) متولیان/ سجادہ نشینوں کے زیر انتظام و انصرام مزارات کی تفصیل کا کوئی ریکارڈ محکمانہ طور پر مرتب نہ کیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے محکمہ ایسے درباروں کی تعداد بتانے سے قاصر ہے۔ جس دربار کی بابت محکمہ کو کوئی شکایت موصول ہوتی ہے اس دربار کا سروے کرانے کے بعد فیزیبلٹی رپورٹ تیار کی جاتی ہے کہ اگر محکمہ اس دربار کو اپنی تحویل میں لے لے تو اس پر اخراجات کی مد میں محکمہ کو کوئی اضافی بوجھ تو برداشت نہ کرنا پڑیگا۔ اگر دربار کی آمدن اتنی ہو، جس سے اس دربار پر ہونیوالے اخراجات پورے کیے جا سکیں تو پنجاب وقف پراپرٹیز آرڈیننس 1979 کی شق نمبر 7 کے تحت حاصل اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب اس دربار کا انتظام و انصرام

محکمانہ تحویل میں لینے کا نوٹیفکیشن جاری کرتے ہیں۔ دفتری ریکارڈ کے مطابق اس وقت ساہیوال کے دو مزارات کے سروے زیر کارروائی ہیں۔ سروے کی تکمیل کے بعد ان مزارات کو محکمانہ تحویل میں لینے یا نہ لینے کا فیصلہ کیا جائیگا۔

(د) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل کل 138 ایکڑ 2 کنال 15 مرلے اراضی ہے جس میں سے 27 ایکڑ 7 کنال 09 مرلے پر 70 افراد ناجائز قابض ہیں جس کی تفصیل بر نشان "ب" معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے جبکہ زرعی رقبہ کی تفصیل بر نشان "الف" معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ہ) مالی سال 17-2016 کے لئے اس وقت تک 103 ایکڑ 7 کنال 19 مرلے رقبہ نیلام ہو چکا ہے جبکہ 30 ایکڑ 1 کنال 14 مرلے رقبہ ضمنی شیڈول نیلام میں شامل ہے جس میں 22 ایکڑ 7 کنال 07 مرلے زیر قبضہ رقبہ بھی شامل ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 26 اگست 2016)</u>

ضلع ساہیوال محکمہ اوقاف کی دکانیں اور کمرشل اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*8018: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر اوقاف ومذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی کل کتنی دکانیں اور کمرشل اراضی ہے؟

(ب) ان دکانوں اور کمرشل اراضی کی سال 15۔2014 اور 16۔2015 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(ج) اس وقت ضلع ساہیوال میں کتنی دکانوں پر قبضہ ہے اور ان ناجائز قابضین سے ان دکانوں کو واگزار کیوں نہیں کروایا جا رہا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اوقاف کی دکانوں کا کرایہ / لیز انتہائی کم ہے جبکہ مارکیٹ میں دکانیں محکمہ کی دکانوں سے کہیں زیادہ ماہانہ لیز پر ہیں؟

(ہ) کیا حکومت محکمہ اوقاف کی دکانوں کا کرایہ مارکیٹ ریٹ کے مطابق کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 6 جون 2016 تاریخ ترسیل 9 اگست 2016)

جواب

وزیر محکمہ اوقاف ومذہبی امور

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام 98 مکانات اور 266 دکانات ہیں۔ان کے علاوہ کوئی کمرشل اراضی نہ ہے

(ب) مذکورہ بالا دکانات ومکانات سے سال 15۔2014 اور 16۔2015 کے دوران آمدن کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

آمدن 15۔2014	آمدن 16۔2015
38,03,237/۔ روپے	42,82,638/۔ روپے

دکانات ومکانات پر محکمہ کی طرف سے کوئی اخراجات نہ کیے جاتے ہیں۔

(ج) ضلع ساہیوال میں محکمہ کے زیر انتظام وانصرام کسی بھی دکان پر ناجائز قبضہ نہ ہے اور محکمہ کو باقاعدہ ان دکانات سے کرایہ وصول ہو رہا ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ محکمہ اوقاف کی دکانوں کا کرایہ مارکیٹ کی دکانوں کی نسبت کم ہے۔ پنجاب وقف پراپرٹیز ایڈمنسٹریشن رولز 2002 کے تحت دکانات / مکانات کے جاری کرایہ میں ہر تین سال بعد 25% اضافہ کیا جاتا ہے۔ رولز کے تحت محکمہ کسی بھی پراپرٹی کا کرایہ یکدم بڑھاتے ہوئے مارکیٹ کرایہ کے مطابق نہ کر سکتا ہے، جس کی وجہ سے محکمہ اپنے زیر انتظام وانصرام دکانات کا کرایہ مارکیٹ ریٹ کے مطابق نہ کر پا رہا ہے۔

(ہ) پنجاب وقف پراپرٹیز ایڈمنسٹریشن رولز 2002 میں ترمیم کا معاملہ زیر غور ہے۔ رولز میں ترامیم کے بعد ان دکانات کے کرایہ میں اضافہ کا ارادہ رکھتا ہے، جن کا کرایہ مارکیٹ ریٹ سے کم ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 اکتوبر 2016)

ضلع چنیوٹ:۔ لوہے، تانبے اور سونے کے ذخائر سے متعلقہ تفصیلات

*8030: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر کان کنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ سالوں میں ضلع چنیوٹ کی حدود میں لوہے، تانبے اور سونے کے ذخائر دریافت ہوئے تھے؟

(ب) مذکورہ بالا ذخائر کا موجودہ سٹیٹس کیا ہے اگر اس فیلڈ میں کان کنی شروع ہو چکی ہے تو اس کا ٹھیکہ کس کمپنی کے پاس ہے اور کن شرائط پر کتنی مدت کیلئے دیا گیا ہے؟

(ج) مذکورہ بالا ذخائر سے نکلنے والی معدنیات کے استعمال اور ریفائن کرنے کیلئے کوئی انڈسٹری کا قیام عمل میں لایا گیا ہے یا اس کے لئے کوئی منصوبہ یا کوششیں کی گئی ہیں تو اس کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(تاریخ وصولی 6 جون 2016 تاریخ ترسیل 3 اگست 2016)

جواب

وزیر کان کنی معدنیات

(الف) یہ درست ہے کہ چنیوٹ اور رجوعہ میں پچھلے دو سال کی شب و روز محنت کے نتیجہ میں 28 مربع کلومیٹر پر محیط علاقے پر ارضیاتی تحقیق کے نتیجے میں عمدہ لوہے کے ذخائر ملے ہیں۔ علاوہ ازیں ایک وسیع رقبے پر تانبے، کوبالٹ، نکل، زنک اور سونے کے شواہد موجود ہیں۔

(ب) اس تحقیقاتی کام کا فیز۔1 مکمل ہو چکا ہے جس کے نتیجے میں زیرِ زمین معدنی ذخائر کی تحقیقی رپورٹ مکمل ہو چکی ہے۔ یہ سارا تحقیقی کام عالمی معیار کے مطابق چینی، جرمن، کینیڈین اور آسٹریلین ماہرین کی زیرِ نگرانی مکمل کیا گیا ہے۔ یہ سارا کام حکومتِ پنجاب نے اپنے مالی ذرائع سے مکمل کروایا ہے۔ زیرِ زمین ذخائر قوم کی امانت ہیں اور سرِ دست کسی کمپنی کو کان کنی کا کوئی ٹھیکہ نہیں دیا گیا۔

زیرِ زمین کثیر شواہد کی بنیاد پر اس پراجیکٹ کے فیز۔2 کے لئے جرمن معاون (Fugro) کا انتخاب عمل میں لایا جا چکا ہے جو اپنا کام نومبر میں شروع کر دے گا۔ فیز۔2 کا دائرہ کار چنیوٹ اور رجوعہ سے بڑھ کر گھٹی سیداں، وڈ سیداں، چک جھمرہ، شاہین آباد، سرگودھا، سانگلہ ہل، کالا باغ اور دیگر علاقوں

تک وسیع کیا جا رہا ہے۔یہاں دھاتی معدنیات کے شواہد اُس ابتدائی تحقیقی کام کے نتیجے میں مل چکے ہیں جسے جیولوجیکل سروے آف پاکستان نے پچھلے تین سالوں میں 18,000 کلو میٹر رقبے پر مکمل کیا ہے۔

(ج) فیز۔1 میں ہونے والے تحقیقی کام،(جس میں 62,000 میٹر سے زیادہ زیرِ زمین Drilling کے نتیجے اور تقریباً 10,000 لیبارٹری ٹیسٹ (سوئزرلینڈ) شامل ہیں)، سے حوصلہ افزاء نتیجہ سامنے آیا ہے کہ اس خام لوہے سے نہ صرف سٹیل بنایا جا سکتا ہے بلکہ دریافت شدہ خام لوہے کی Ore کے ساتھ موجود دیگر قیمتی دھاتوں کو علیحدہ کرنا بھی ممکن ہے۔اس تحقیق کے نتیجے میں تین قسم کی درج ذیل صنعتیں / سرمایہ کاری کا قیام زیرِ غور ہے۔

1۔جدید طریقوں پر مبنی زیرِ زمین کان کنی

2۔خام لوہے کی پروسیسنگ کے ذریعے سے (Iron Ore Concentrate) آئرن اور کنسنٹریٹ کا حصول۔

3۔ سٹیل مل کا قیام۔

ان تینوں سرمایہ کاری اہداف کا جامع Business Case فزیبیلیٹی سٹڈی اور Concession Package بنانے اور ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کا انتخاب کرنے کے لئے بین الاقوامی مسابقتی طریقے سے درج ذیل کنسورشیم پچھلے 9 ماہ سے دن رات محنت سے کام کر رہا ہے۔

1۔DMT (Germany) (Lead)

2۔Mines & Metals (Germany)

3۔Endevour Financial (UK)

4۔NesPak (Pakistan)

اس کنسور شیم کا کام مکمل ہونے پر حکومتِ پنجاب اس سال کے اختتام پر ملکی و بیرونی سرمایہ کاروں کو راغب کرنے کے لئے بین الاقوامی Road Shows+ کا ارادہ رکھتی ہے۔ مختصراً مقامی خام لوہے سے چلنے والی پاکستان کی پہلی Steel Mill کے قیام کے لیے سائنسی بنیادوں پر جاری کوششیں اپنے آخری مراحل میں داخل ہو چکی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2016)

لاہور شہر میں فضائی آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

*8117: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر کا SPM کا لیول کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ SPM Level اب Critical حد عبور کر چکا ہے؟

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو لاہور شہر میں فضائی آلودگی ختم کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(د) کیا لاہور شہر میں چلنے والی گاڑیوں و دیگر ٹریفک کی Emissions کو کم کرنے کے لئے حکومت نے کوئی ٹارگٹس مقرر کر کے ضروری اقدامات اٹھائے ہیں؟

(تاریخ وصولی 4 جولائی 2016 تاریخ ترسیل 29 ستمبر 2016)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) محکمہ ماحولیات نے 2016 میں لاہور شہر کی فضائی آلودگی کا جائزہ لیا ہے اس کے مطابق کم سے کم SPM کا لیول 61.8ug/m3 اور زیادہ سے زیادہ 270.6ug/m3 ہے۔

(ب) لاہور شہر کا SPM Level کسی حد تک زیادہ ہے لیکن Critical حد کو عبور نہیں کیا ہے۔

لاہور کا موسم معتدل رہنے کی وجہ سے SPM لیول بھی معتدل رہتا ہے

(ج) محکمہ ماحولیات کے اس سال کے سروے کے مطابق سڑکوں پر Suspended Particulate Matter کی مقدار کسی حد تک زیادہ پائی گئی ہے جسے کنٹرول کرنے کے لیے محکمہ ماحولیات کی تشکیل کردہ ٹیمیں گاڑیوں کا معائنہ کرتی رہتی ہیں اور معیار سے زیادہ دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کا چالان بھی کیا جاتا ہے۔ ٹیم میں ٹریفک پولیس یا موٹر وہیکل Examinar کو بھی شامل کیا جاتا ہے اس کے علاوہ محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے فضائی آلودگی کا جائزہ لینے کے لیے سال 2016-2015 میں دو کروڑ روپے کی لاگت سے (Air Pointer) خریدا ہے جس کی مدد سے ضلع لاہور کے مختلف مقامات پر (Air Quality Monitoring) اور فضائی آلودگی کا جائزہ لیا جائے گا۔

(د) لاہور شہر میں چلنے والی ٹریفک و دیگر ٹرانسپورٹ کی Emissions کو کم کرنے کے لیئے محکمہ تحفظ ماحول نے رواں سال 2016 میں بھی ٹریفک چلاننگ و آگاہی مہم شروع کررکھی ہے جس میں لاہور شہر کے تمام مین روڈ جس میں ملتان روڈ، جی ٹی روڈ، علامہ اقبال روڈ، لاری اڈہ اور شاہدرہ اسٹیشن شامل ہیں ان مختلف جگہوں پر (Smoke & Noise Emissions) کی خلاف ورزی پر نہ صرف چالان کیئے گئے ہیں جس کے نتائج درج ذیل ہیں:۔

(1) کل گاڑیاں جو چیک ہوئیں	6088
(2) کل چالان	1166
(3) کل جرمانہ جو عائد ہوا	461,950
(4) کل گاڑیاں جو بند کی گئیں	253

اس کے علاوہ ٹریفک کی آگاہی کے لئے بینرز اویزاں کیئے گئے ہیں اور دھواں اور شور کے اخراج سے پیدا ہونے والے ماحولیاتی نقصانات سے آگاہی کے لیے ڈرائیورز اور عوام الناس میں ماحولیاتی شعور اجاگر کرنے کے لئے پمفلٹ بھی تقسیم کے گئے ہیں۔ حکومت پنجاب کے ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ نے

Vechile Inspection Certification System کے نام سے ایک جدید ورکشاپ کا آغاز کیا ہے جس میں گاڑیوں کی فٹنس چیک کرنے کے علاوہ گاڑیوں سے نکلنے والا دھواں بھی چیک کیا جاتا ہے۔ اب تک ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے گرین ٹاؤن اور کالا شاہ کاکو کے مقام پر دو ورکشاپس قائم کر دی گئی ہیں اس کے علاوہ محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے اگست 2016 میں گاڑیوں سے نکلنے والے دھوئیں اور شور کے لیے ماحولیاتی معیار بھی مقرر کر دیا ہے جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 اکتوبر 2016)

اوقاف کی تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

*8035: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اوقاف پنجاب اور سنٹرل دو حصوں میں تقسیم ہے اس تقسیم کی وجوہات بیان فرمائی جائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد سنٹرل اوقاف کو صوبائی سبجیکٹ بنایا گیا تھا؟

(ج) صوبائی اوقاف کے تحت کتنی جائیدادیں، مساجد، مزار، عید گاہیں، مندر اور گردوارے آتے ہیں؟

(د) ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ اوقاف کی کون کون سی جائیداد اور زمین کے مقدمات عدالتوں میں زیر سماعت ہیں اور یہ مقدمات کب سے چل رہے ہیں محکمہ نے آج تک ان مقدمات کو نمٹانے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 6 جون 2016 تاریخ ترسیل 3 اگست 2016)

جواب

وزیر محکمہ اوقاف ومذہبی امور

(الف) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ اوقاف، پنجاب اور سنٹرل دو حصوں میں تقسیم ہے۔

(ب) اٹھارویں ترمیم کے بعد محکمہ ہذا کو کوئی ایسی ہدایت / تحریر موصول نہ ہوئی ہے جس سے واضح ہو کہ سنٹرل اوقاف کو صوبائی Subject بنایا جارہا ہے۔

(ج) موجودہ اعداد و شمار کے تحت محکمہ ہذا کے زیر انتظام وانصرام 536 مزارات 426 مساجد اور ان سے ملحقہ 6243 دکانات، 2576 مکانات اور 77429 ایکڑ رقبہ جائیداد ہے۔

(د) ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ اوقاف کی زمین اور جائیداد سے متعلق مقدمات اور ان کو نمٹانے کیلئے محکمانہ اقدامات کی تفصیل بر فلیگ "الف" معزز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 اکتوبر 2016)

راولپنڈی میں معدنیات سے متعلقہ تفصیلات

*8114: ملک تیمور مسعود: کیا وزیر کان کنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں معدنیات کی کانوں کو لیز / ٹھیکہ / پٹہ پر دینے کا کیا طریق کار ہے لیز زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم کتنی میعاد کے لئے دی جاتی ہیں؟

(ب) ٹیکسلا اور راولپنڈی کی حدود میں معدنیات کی کتنی کانیں موجود ہیں تفصیلا بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ علاقہ جات میں کتنی کانوں کی لیز کی میعاد ختم ہو چکی ہے نیز آئندہ لیز پر کتنے ریٹ اور مدت کے لئے دیئے جانے کا ارادہ ہے مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 4 جولائی 2016 تاریخ ترسیل 29 ستمبر 2016)

جواب

وزیر کان کنی و معدنیات

(الف) صوبہ پنجاب میں معدنیات کو پٹہ پر دینے کی غرض سے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔ ادنیٰ معدنیات

2۔اعلیٰ معدنیات

ادنیٰ اور اعلیٰ معدنیات کا پٹہ اخبار اشتہار اور شفاف بولی کے ذریعے پایۂ تکمیل تک پہنچایا جاتا ہے اس سلسلہ میں پنجاب معدنی مراعاتی قوانین 2002 کو ریوائز کر کے شفافیت اور نئی سرمایہ کاری کو یقینی بنایا گیا ہے اس وقت صوبہ میں 20 معدنیات کے معدنی پٹہ دیئے جاتے ہیں معدنی پٹہ سے حاصل کردہ خام مال سے چلنے والی صنعتوں میں سیمنٹ اور کیمیکل پلانٹ، شیشہ سازی، کھاد، سٹیل وغیرہ وغیرہ صنعتیں شامل ہیں۔

ادنیٰ معدنیات کے نیلام عام کیلئے گورنمنٹ نے نیلام کمیٹی بنائی ہے جس کا چیئرمین متعلقہ ضلع کا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر یا اس کا نمائندہ ہوتا ہے جبکہ محکمہ معدنیات کی طرف سے اسسٹنٹ ڈائریکٹر / ڈپٹی ڈائریکٹر، سیکرٹری نیلام کمیٹی جبکہ دیگر ممبران میں محکمہ جنگلات، محکمہ انہار، محکمہ ماحولیات، انسپکٹوریٹ آف مائنز شامل ہیں پنجاب معدنی مراعاتی قوانین مجریہ 2002 کے تحت ادنیٰ معدنیات کی کانکنی کے ٹھیکہ جات / پٹہ جات بذریعہ نیلام عام عطا کیے جاتے ہیں اور یہ قواعد وضوابط 2002 میں بنائے گئے تھے پٹہ جات عام ریت، گریول، ریت / گریول کی میعاد دو سال جبکہ سینڈ سٹون / بسالٹ / ڈائیورائٹ / ٹف اور سلیٹ سٹون کی میعاد تین سال ہوتی ہے۔

لارج سکیل مائننگ کے تحت بذریعہ درخواست مختلف معدنیات کے پٹہ جات زیر قواعد معدنیات مجریہ 2002 کے تحت زیادہ سے زیادہ 30 سال کے لیے عطا کیے جاتے ہیں۔

(ب) ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں عمدہ قسم کے لائم سٹون کے ذخائر موجود ہیں سپریم کورٹ کی ہدایت کے مطابق پچھلے چند ماہ میں 45 پٹہ جات برائے لائم سٹون 45 برائے عرصہ پانچ سال عطا کئے گئے ہیں لائم سٹون عمارتی اور سڑکوں کی تعمیر کے لئے موزوں ہیں۔

ان کے علاوہ 6 پٹہ جات برائے لائم سٹون عطا شدہ ہیں جنکی میعاد 2018 تک ہے تفصیلات ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

اس وقت ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں لارج سکیل مائننگ کے تحت مندرجہ ذیل تین لیزیں برائے سیمنٹ بنانے کیلئے عطا شدہ ہیں۔

(1) LSM.ML.RWP.Limestone(17)

(2) LSM.ML.RWP.Limestone(19)

(3) LSM.ML.RWP.Limestone(20)

(ج)ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں لائم سٹون کی لیزیں برائے مدت دس سال کے لئے عطا کئے جاتے ہیں بعدازاں گورنمنٹ نے اپنی پالیسی Review کی جس کے تحت تحصیل ٹیکسلا میں بذریعہ نیلام عام 45پٹہ جات برائے عرصہ پانچ عطا کئے گئے ہیں اوراسکے علاوہ 06پٹہ جات برائے لائم سٹون عطا شدہ ہیں آئندہ بھی لائم سٹون کے پٹہ جات بذریعہ نیلام عام برائے عرصہ پانچ سال کے لئے لیز پر دیئے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 20اکتوبر 2016)

میانوالی:۔ سکندر آباد انڈسٹریل ایریا کی سیمنٹ فیکٹریوں کی آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

*8151:ڈاکٹر صلاح الدین خان:کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف)سکندر آباد انڈسٹریل ایریا میانوالی میں سیمنٹ فیکٹری اور دیگر فیکٹریوں کے آس پاس کی آبادی سے تعلق رکھنے والے انسانوں مویشیوں اور زمینوں کو فیکٹری کے فضلات (pollution)سے بچانے کے لئے جو اقدامات اٹھائے گئے ہیں ان کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب)کیا یہ درست ہے کہ میپل لیف سیمنٹ فیکٹری میں cool power plant یہ عالمی سطح پر تسلیم شدہ ہے کہ وہ بہت زیادہ انوائرمینٹل pollution کا باعث بنتے ہیں حکومت،اس سلسلے میں کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 11اگست 2016 تاریخ ترسیل 5اکتوبر 2016)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف)اسکندر آباد انڈسٹریل ایریا میانوالی میں دو فیکٹریاں ہیں ایک میپل لیف سیمنٹ فیکٹری ہے او ر دوسری ایگری ٹیک فرٹیلائیزر فیکٹری ہے۔

میپل لیف سیمنٹ فیکٹری کے فضائی آلودگی کنٹرول کرنے کے لیئے Dust Boss, Electrostatic Cyclones Precipitators, Bag filters لگائے ہوئے ہیں۔میپل لیف سیمنٹ فیکٹری کو 2010 میں EPO vide. No 1448AR)(R&I) EPD dated: 15-07-2010 جاری ہوا۔جس کی کمپلائنس کروائی گئی جس سے صفائی کی صورت حال بہتر ہوئی ہے۔100,000 درخت لگائے گئے ہیں۔فیکٹری کے اندر نرسری بنائی گئی ہے۔جس میں 80,000 درخت موجود ہیں اور یہ درخت بھی عنقریب لگائے جائیں گے۔گورنمنٹ ڈگری کالج موسیٰ خیل(خواتین)میں پرنسپل کی درخواست پر میپل لیف سیمنٹ فیکٹری کی طرف سے 7,000 درخت لگائے گئے ہیں۔

Dust Boss ہوا میں موجود particles کو water sprink ling کی مدد سے کنٹرول کرتے ہیں۔

ایگری ٹیک فرٹیلائزر فیکٹری نے Waste Recovery Plant لگایا ہوا ہے اور صورتحال بہتر ہے۔اس کے علاوہ انھوں نے 20,000 درخت لگائے اور صفائی کا انتظام بہتر ہوا۔

(ب) Coal Power Plant ابھی Construction Phase میں ہے۔اور یہ دنیا بھر میں سستی بجلی کا ایک ذریعہ ہے اور ان کو Environmental Quality Standards کے اندر رہ کر کام کرنے پر اجازت نامہ دیا گیا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 21 اکتوبر 2016)</u>

میانوالی:۔سکندر آباد انڈسٹریل اسٹیٹ کی فیکٹریوں اور آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

*8191: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سکندر آباد میانوالی انڈسٹریل اسٹیٹ میں کتنی اور کون کون سی فیکٹری آبی فضائی اور دیگر آلودگی کا باعث بن رہی ہے؟

(ب) یکم جنوری 2014 سے آج تک کس کس فیکٹری / کارخانہ کے خلاف آلودگی میں اضافے کرنے کی بناء پر کارروائی محکمہ نے کی ہے تفصیل علیحدہ علیحدہ فیکٹری وائز بتائیں؟

(ج) کون کون سی فیکٹری کو محکمہ نے کیا کیا اور کون کون سی مشینری آلودگی کے خاتم کے لئے ایڈوائس کی ہے؟

(د) محکمہ آلودگی کا باعث بننے والی ان فیکٹریوں کو کب تک بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 24 اگست 2016 تاریخ ترسیل 5 اکتوبر 2016)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) سکندر آباد انڈسٹریل ایریا میانوالی میں دو فیکٹریاں ہیں۔ ایک میپل لیف سیمنٹ فیکٹری ہے او دوسری ایگری ٹیک فرٹیلائیزر فیکٹری ہے۔ میپل لیف سیمنٹ فیکٹری نے فضائی آلودگی کنٹرول کرنے کے لیے

Dust Boss, Electrostatic Precipitators, Bag filters , Cyclones لگائے ہوئے ہیں۔

ایگری ٹیک فرٹیلائزر فیکٹری نے Waste Recovery Plant لگایا ہوا ہے۔

(ب) میپل لیف سیمنٹ فیکٹری محکمہ تحفظ ماحول کی ہدایت پر اپنی ریگولر مانیٹرنگ سرٹیفائیڈ لیب سے کروا رہی ہے اور اپنی رپورٹ ای پی اے کو جمع کروا رہی ہے۔ جبکہ ایگری ٹیک فرٹیلائزر نے Waste Recovery Plant لگایا ہوا ہے۔

(ج) میپل لیف سیمنٹ فیکٹری میں Dust Boss, Electrostatic Precipitators, Cyclones Bag filters ماحول میں بہتری کے لیے لگائے گئے ہیں۔

ایگری ٹیک فرٹیلائزر فیکٹری نے Waste Recovery Plant ماحول میں بہتری کے لیے لگایا گیا ہے۔

(د) ٹھوس شواہد کی بنیاد پر فیکٹریوں کو بند کرنے کا اختیار انوائرنمنٹل ٹریبونل کے پاس ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 21 اکتوبر 2016)</u>

لاہور　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　رائے ممتاز حسین بابر

22 نومبر 2016ء　　　　　　　　　　　　　　　　　　　سیکرٹری

بروز جمعرات 24 نومبر 2016 کو محکمہ جات 1۔اوقاف ومذہبی امور۔2۔کان کنی ومعدنیات ۔3۔ تحفظ ماحول کے سوالات وجوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	ڈاکٹر سید وسیم اختر	7330
2	جناب احمد خان بھچر	7736
3	جناب محمد ارشد ملک،ایڈووکیٹ	8018۔8017۔8016
4	جناب امجد علی جاوید	8035۔8030
5	محترمہ حنا پرویز بٹ	8117
6	ملک تیمور مسعود	8114
7	ڈاکٹر صلاح الدین خان	8191۔8151

25واں اجلاس

خفیہ
ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعرات 24 نومبر 2016

فہرست غیر نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ تحفظ ماحول

1633: جناب محمد وحید گل :کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(۔لف) کیایہ درست ہے کہ شمالی لاہور کے حلقہ پی پی 145 میں تقریباً 1580 فیکٹریاں، کاربن، کیمیکل اور تاریں جلا کر پورے علاقے کو آلودہ کر رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فیکٹریوں کے غیر قانونی فعل سے علاقہ کے مکین مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ فیکٹریوں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے اور فیکٹریوں کو آبادی سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 05 اگست 2016 تاریخ ترسیل 29 ستمبر 2016)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ شمالی لاہور کے حلقہ پی پی 145 میں تقریباً 134 سٹیل ملز، فیکٹریاں اور فاؤنڈریز قائم ہیں۔ ان سٹیل ملوں / فیکٹریوں میں لوہا گرم کرنے کے لیئے گیس بطور ایندھن استعمال کی جاتی ہے۔ لیکن گیس کی لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے یہ فیکٹریاں غیر معیاری ایندھن مثلاً ٹائر کاربن پاؤڈر، کوئلہ اور پلاسٹک بھی استعمال کرتی ہیں جو کہ علاقہ مکینوں کے لئے پریشانی کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی آلودگی اور دھواں کا باعث بھی ہیں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ یہ فیکٹریاں فضائی آلودگی کا موجب ہیں۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ یہ علاقہ بغیر کسی منصوبہ بندی کے وجود میں آیا ہے جس کی وجہ سے اس علاقہ میں سٹیل ملیں / فیکٹریاں اور آبادی ساتھ ساتھ ہیں۔ محکمہ ہذا نے ان فیکٹریوں کے خلاف کاروائی کرتے ہوئے 94 فیکٹریوں اور ملوں کو ماحولیاتی قانون کے تحت کاروائی کرتے ہوئے ماحولیاتی تحفظ آرڈر (EPOS) جاری کئے ہیں۔ ان کے کیسز ماحولیاتی عدالت میں زیر سماعت ہیں مزید یہ کہ محکمہ ماحولیات کے ضلع دفتر لاہور نے PLGO2001 کے تحت کاروائی کرتے ہوئے 55 فیکٹریوں / اسٹیل ملوں کو جو کہ غیر معیاری ایندھن استعمال کرتے ہوئے

<u>(تاریخ وصولی جواب 21 اکتوبر 2016)</u>

میانوالی:۔میپل لیف سیمنٹ فیکٹری کی آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

1644:ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)یکم جنوری2015 سے آج تک محکمہ تحفظ ماحول کے کس کس آفیسر یااہلکار نے میپل لیف سیمنٹ فیکٹری سکندر آباد میانوالی کا وزٹ کیا ہے اور کیااس فیکٹری کو کوئیAdviceایشو کی یا جرمانہ کیا ہے؟

(ب)کیایہ درست ہے کہ اس فیکٹری نے ماحول کی آلودگی کے خاتمہ کے لئے جو مشینری یاآلات لگائے ہوئے ہیں وہ رات کے وقت بند کر دیئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے اس فیکٹری سے خارج ہونے والی گیسز مٹی کا غبار ماحول کو بہت زیادہ آلودہ کر رہا ہے؟

(ج)حکوت اس بابت اس فیکٹری کے خلاف کیاایکشن لینا چاہتی ہے؟

(تاریخ وصولی20ستمبر2016تاریخ ترسیل05اکتوبر)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) ضلعی آفیسر ماحولیات نے سیمنٹ فیکٹری کا9مرتبہ وزٹ کیا۔ ضلعی آفیسر ماحولیات کی Adviceپر10,000درخت لگائے گئے۔ فیکٹری کے اندر نرسری بنائی گئی جس میں 80,000درخت موجود ہے جو عنقریب لگایا جائے گا۔ گورنمنٹ ڈگری کالج موسیٰ خیل (خواتین) میں پرنسپل کی درخواست پر 7,000 درخت لگائے گئے۔ Cyclones Dust Boss, Electrostatic , Precipitators, Bag filtersلگائے جانے سے ماحول میں بہتری آئی ہے۔

(ب)ایسے کوئی شواہد سامنے نہیں آئے جن سے ثابت ہو کہ فیکٹری رات کوPollution Control Devicesبند رکھتی ہے۔

(ج) حکومت چاہ رہی ہے کہ فیکٹری ای پی اے ہیڈکوارٹر کے ساتھ Online Monitoring Systemکا نظام رائج کرے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب21اکتوبر2016)</u>

لاہور
26نومبر2016

رائے ممتاز حسین بابر
سیکرٹری